جدید ذرائع کا استعمال ہونا چاہئے
اس عمل میں کسی بھی درجہ میں احساس کمتری اور وسائل کی تنگی کو آڑے نہیں آنا چاہئے
انفرادی یا اجتماعی سطح پر جو اپنی وسعت میں ہو کر گزرنا چاہئے نتیجہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے
ان الله لا يضيع اجر المومنين
میں امید کرتا ہوں مولانا کی یہ کتاب عوام وخواص کے ساتھ خود مولانا کیلئے بھی دنیاوی واخروی نجات وثواب اور ترقی کا ذریعہ بنے گی

کتاب کانام : (تعارف) کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی(١٩٦٤ تا ٢٠٠٦)

مرتبہ : پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری
ناشر : فیکلٹی اسلامک اسٹڈیز جامعہ کراچی ۲۰۰۷ء

اس تعارفی کتابچہ میں فیکلٹی کا ارتقاء خدمات و متعلقین کے حوالہ سے مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے ممبران سنڈیکٹ کا نام و رابطہ نمبر دیا گیا ہے۔اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ شعبہ سے اب تک 90 ایم فل پی ایچ ڈی فیکلٹی سے ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں۔فیکلٹی میں چار شعبے ہیں شعبہ اسلامیات، شعبہ اصول الدین، شعبہ القرآن والسنہ، شعبہ سیرت النبی اور شیخ زید کے امور بھی ڈین فیکلٹی کے زیر اہتمام ہیں۔ ۲۰۰۷ء سے دو سالہ ایوننگ پروگرام ''اسلامک لاء اور اسلامک بنکاری و مالیات'' کا آغاز ہونے والا ہے۔ص ر ۱۲ تا ۱۹ ایم فل ر پی ایچ ڈی کرنے والے ریسرچ اسکالرز کے نام، سال تحقیق، موضوع اور سپروائزر کے نام ہیں لیکن یہ نامکمل فہرست ہے۔ڈاکٹر طاہر ملک کے ماتحت ریسرچ کرنے والے اسکالرز کے موضوعات نہیں لکھے گئے اسی طرح ڈاکٹر محمد اختر سعید کے ماتحت ریسرچ اسکالرز کے موضوعات نہیں لکھے گئے ہیں جس میں حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ڈاکٹر نصیر احمد اختر اور ڈاکٹر زاہد علی جو جامعہ میں استاذ بھی ہیں ان کے موضوع بھی درج نہیں ہیں ص ر ١٦

اسی طرح مذکورہ افراد کے ماتحت ریسرچ کرنے والوں کے موضوعات بھی درج نہیں ہیں ص ر ۱۷، ۱۸ پر ہیڈنگ میں جامعہ کے ایک جونیئر استاذ کا نام لکھا گیا ہے جبکہ سینئر ترین ریٹائرڈ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کا نام نیچے لکھا ہے جبکہ موضوع غائب ہے اسی طرح چیف ایڈیٹر مجلّہ کا نامکمل نام لکھا ہے موضوع بھی نہیں لکھا ہے اس سے بھی زیادہ فحش غلطی یہ کی گئی ہے بعض افراد جنہیں ڈگری ایوارڈ نہیں ہوئی تھی ان کا نام بھی لکھ دیا گیا ہے۔ ص ر ۲۱ تا ۱۲۶ ایم فل ر رجسٹرڈ طلباء کی فہرست ہے، یہ بھی نامکمل ہے میرے ماتحت ایم فل ر پی ایچ ڈی کرنے والے پروفیسر عبدالحفیظ صاحب اور پروفیسر نسرین وسیم کا نام بھی درج نہیں ہے۔

مجھے افسوس کے ساتھ تحریر کرنا پڑ رہا ہے یہ فہرست انتہائی ناقص ہے اور سابقہ ڈین ڈاکٹر عبدالرشید کی جاری شدہ لسانی و مذہبی تعصب، بدنیتی و بددیانتی کے تسلسل کا ازالہ کرنے میں ناکام ہے۔

ص ر ۲۸ پر شعبہ جاتی ہیڈنگ کے بعد ذیل میں شعبہ سیرت کے بجائے سیرت چیئر کا ذکر کیا گیا ہے چیئر تو شعبہ نہیں کہلاتی ہے؟ ص ر ۲۶ سے انکشاف ہوا مولانا محمد حسن صدیقی صاحب (جن کا صحیح نام غالباً محمود حسین صدیقی ہے) انتہائی تجربہ کار سینئر پروفیسر ہیں لیکن پی ایچ ڈی نہیں ہیں آپ کے ماتحت بھی تین افراد ایم فل ر پی ایچ ڈی کیلئے رجسٹرڈ ہیں۔ یہ غالباً H.E.C کے ضابطوں کی خلاف ورزی ہے۔

ص ر ۳۱ تا ۳۵ ڈین فیکلٹی پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری صاحب کی سوانح و خدمات کا تفصیلی تذکرہ ہے جو کہ خاصہ متاثر کن ہے ڈاکٹر صاحب نے متنازعہ مقالات اس فہرست میں شامل نہیں کیئے ہیں جامعہ میں اساتذہ کو ریسرچ گرانٹ فراہم کی جاتی ہے ص ر ۸۔ لیکن کن موضوعات پر یہ تحقیقات ہوئیں؟ اس میں ان کا ذکر نہیں ہے؟ ص ر ا۔۲ پر صوبہ بہار کی خدمات کو نمایاں کر کے بیان کیا گیا ہے لیکن نامعلوم کیوں مرتب کے نام کے ساتھ بہار کا ذکر نہیں ہے۔

ایم فل ر پی ایچ ڈی میں داخلوں کے حوالہ سے اگر طلباء کی رہنمائی شامل کردی جائے تو مناسب ہوگا۔

اس میں کوئی شک نہیں ڈاکٹر جلال الدین نوری صاحب کوشش کر رہے ہیں لیکن طلباء کو مکمل ریلیف نہیں مل رہی ہے جیسا کہ ص ر ۸ کے داخلوں کے رزلٹ اور داخلوں کے تناسب سے اندازہ ہوتا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس میں بہتری لائی جائے گی، ایسی بہتری جو محسوس بھی ہو اور نظر بھی آئے۔

وقت کم ہے کام بہت ہے۔ امیدیں و آرزوئیں بھی بہت ہیں دیکھنا ہے خدا کس ناخدا کے ذریعہ انہیں برلاتا ہے